شب برأت کی فضیلت



صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل

کراچی ---- اسلام آباد

شب برأت
کی فضیلت

صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری



المختار پبلی کیشنز، کراچی
25 جاپان مینشن، ریگل چوک، صدر کراچی، 74400

نام..................شب برأت کی فضیلت

تحریر..................صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری

صفحات.................١٦

سن اشاعت............١٤٢٣ھ/٢٠٠٢ء

تعداد..................١٠٠٠

نگران اشاعت........محمد علی قادری

حروف سازی وطباعت..المختار پبلی کیشنز، کراچی، فون ٢٥١٥٠ ۷۷-٠٢١

ہدیہ..................[redacted]



ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل

کراچی: آفس 25 جاپان مینشن، ریگل چوک، صدر کراچی 74400، پوسٹ بکس نمبر 489

ٹیلی فون نمبر: 021-7725150، فیکس: 7732369

اسلام آباد: D-44/4، اسٹریٹ نمبر 38، سیکٹر F-6/1، اسلام آباد 44000،

ٹیلی فون نمبر: 051-2825587

برائے ایصال ثواب جد امجد حضرت مولانا سید ھدایت رسول قادری، والد ماجد حضرت مولانا سید وزارت رسول قادری، والدہ ماجدہ نظیر النساء اور عمۂ محترم سید حسینہ بیگم (رحمہم اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضائلِ شب برأت

[redacted]



ماہ شعبان کی چودھویں اور پندرہویں تاریخ کی درمیانی رات کو ''شب برأت'' کہا جاتا ہے۔ ''برأت'' کے معنی لغت میں چھٹکارے، نجات یا بیزاری کے ہیں چونکہ اس مقدس رات، انسان کی رہنمائی اور اس پر اکرام اور رحمت کیلئے ایک بے مثل نسخۂ کیمیا یعنی قران حکیم کے مبارک نزول کا فیصلہ اللہ جل شانہٗ کے دربار عالی وقار سے صادر ہوا لہذا اس مہتم بالشان واقعہ اور اس مبارک کلام الٰہی کی خوشی و برکت کے اظہار میں یہ بھی فرمان جاری ہوا کہ اس مبارک رات میں اللہ تعالیٰ، مغفرت طلب کرنے والوں کی خطائیں معاف کریگا، اور ان کو عذاب الٰہی سے نجات عطا کر کے ان کے درجات بلند فرمائے گا۔ چنانچہ اس اعتبار سے یہ عفو و رحمت، بخشش و

مغفرت اور برأت کی رات ہے سورۂ دخان کی ابتدائی آیات کریمہ سے اکثر مفسرین کرام نے ''شب برأت'' مراد لی ہے:

''حٰمٓ: قسم اس روشن کتاب کی۔ بیشک ہم نے اُسے برکت والی رات میں اُتارا۔ بیشک ہم ڈر سنانے والے ہیں۔ اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام۔ ہمارے پاس کے حکم سے۔ بیشک ہم بھیجنے والے ہیں تمہارے رب کی طرف سے رحمت، بے شک وہی سنتا اور جانتا ہے'' (الدخان ۴۴: ۱ تا ۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مندرجہ بالا آیات میں مذکورہ ''برکت والی شب'' سے مراد شب برأت یعنی شبِ پندرہویں شعبان لیا ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی سرکار بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی تصنیف غنیۃ الطالبین صفحہ ۳۴۲ (اردو، مدینہ پبلشنگ کراچی) پر فرماتے ہیں کہ عکرمہ کے علاوہ اکثر مفسرین کا یہی قول ہے۔ عکرمہ کا قول ہے کہ ''لیلۃ المبارکہ'' سے شب قدر مراد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں بہت سے چیزوں کو مبارک فرمایا ہے، مثلاً پانی اور زیتون شہر مکہ و مدینہ اور قرآن پاک کو بھی مبارک کہا گیا ہے ''یہ قرآن، مبارک ذکر ہے جس کو ہم نے نازل کیا'' (الانبیاء ۲۱: ۵) اور قرآن کی برکتیں بے شمار ہیں، جہنم سے نجات، بیماری سے شفا، مومن کیلئے رحمت، دنیا و آخرت کی فوز و فلاح وغیرہ اسی طرح شب برأت بھی برکت والی چیزوں میں سے ایک ہے۔

قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ نبی آخر الزماں سرکار دو عالم ﷺ پر

نزول قرآن کی مدت ۲۳ ربرس ہے۔ اگر زیرِ نظر آیات سے شب قدر مراد ہو تو قرآن کریم کا اس شب میں یکبارگی نازل ہونا ظاہر ہوگا چونکہ آیت مذکورہ ہیں لفظ ''انــزال'' ہے اور یہ لفظ مکمل اور یکبارگی نازل ہونے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ جبکہ ''تـنـزیل'' کا مطلب بتدریج تھوڑا تھوڑا نازل ہونا ہے۔ اگر ہم اس رات سے شب برأت مراد لیتے ہیں تو پھر اس ''انـــزال'' قرآن کے کیا معنی ہوتے ہیں؟ دراصل احادیث نبوی کے مطابق شبِ برأت میں پورے سال کے واقعات جو ہونے والے ہوتے ہیں تحریر کیئے جاتے ہیں اور ان ہونے والے واقعات میں نزول قرآن بھی ایک واقعہ ہے لہذا شب برأت میں کاتب تقدیر نے لوح محفوظ پر یہ تحریر کر دیا تھا کہ قرآن حکیم کا نزول شب قدر میں آسمانِ دنیا پر ہوگا اور وہاں سے پھر بتدریج، تھوڑا تھوڑا حضور ﷺ کے قلب اطہر پر نازل ہوگا۔ دوسرے یہ کہ خود مرقومہ بالا آیات کریمہ کے ان الفاظ سے کہ ''اس (شب) میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام'' قرآن کریم سے خود ثابت ہوتا ہے کہ اس شب میں سال بھر کے رزق، موت، زندگی، عزت و ذلت غرض تمام انتظامی امور لوح محفوظ سے فرشتوں کے صحیفوں میں نقل کر کے صحیفہ اس محکمہ کے فرشتے کو دے دیا جاتا ہے۔ یہ احادیث مبارکہ سے بھی ثابت ہے کہ واقعات اور احکامات شب برأت میں طے کیئے جاتے ہیں۔ اسی بناء پر جمہور علماء مرقومہ بالا آیت شریفہ سے شب برأت مراد لیتے ہیں۔

وجہ تسمیہ:

اس شب کو ''شب برأت'' کیوں کہا جاتا ہے؟ اس بارے میں سیدنا

غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ بڑی خوبصورت توجیہہ بیان فرماتے ہیں، فرماتے ہیں کہ:

''اس رات کو برأت کی رات اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس رات میں دو بیزاریاں ہیں:

۱- بد بخت لوگ اللہ تعالیٰ سے بیزار ہوتے ہیں اور دور ہو جاتے ہیں۔

۲- اور اولیاء اللہ ذلت و گمراہی سے دور ہو جاتے ہیں''

رحمت اللعالمین ﷺ کا اس شب مبارک و رحمت سے تعلق:

سرکار دو عالم رحمت للعالمین ﷺ کا اس مبارک رات سے خصوصی تعلق کا اظہار اس حدیث شریف سے ہوتا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''شعبان میرا مہینہ ہے، رجب اللہ کا، اور رمضان میری امت کا، شعبان گناہوں کو دور کرنے والا ہے اور رمضان بالکل پاک کر دینے والا''

جس ماہ کو سید المرسلین رحمۃ اللعالمین ﷺ نے اپنا مہینہ قرار دیا ہو اسکی خصوصیت اور برکات و فضائل میں کیا شک ہو سکتا ہے اور اس سے بڑھ کر مزید کس ثبوت کی ضرورت ہے......؟

شب برأت کی فضیلت احادیث کی روشنی میں:

احادیث میں اس شب کی نسبت کہا گیا ہے صـــو مـــوا نهـــار هـــا

وقوموا الیلھا یعنی اس کی رات کو قیام کرو اور دن کو روزہ رکھو۔ قیام کے لئے کسی شب کے نشاندھی اور تعین اس امر کی طرف واضح اشارہ ہے کہ اس مبارک رات کی ضرور کوئی خصوصیت حاصل ہے۔ ظاہر ہے کہ رحمٰن کی کسی تجلّی اور توجہ ہی سے خصوصیت اور برکت پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے جس چیز کا ارادہ کرنا ہے تو فرماتا ہے ''ہوجا تو وہ ہوجاتی ہے'' اور جس کو چاہتا ہے پسند فرمالیتا ہے تو وہ پسند دیدہ ہوجاتی ہے، منتخب ہوجاتی ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''تیرا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا اور اس سے انتخاب کر لیتا ہے'' (القصص:۲۸:۶۸)

اس شب کا انتخاب فضیلت و برکت والی رات کی حیثیت سے اسی قادر مطلق کا ہے اس لئے یہ بحث کہ ایسا صرف اس مخصوص شب کیلئے کیوں ہے اور راتوں کیلئے کیوں نہیں ایک بیکار اور لایعنی بحث ہے۔

دراصل شب برأت بھی برکت والی دیگر چیزوں کی طرح ایک برکت والی چیز ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی مبارک فرمایا ہے۔ اہل زمین یعنی دنیا والوں کے لئے اس شب میں رحمت و برکت کے خزانے ہیں، گناہوں سے معافی اور نزول مغفرت باری تعالیٰ ہے اس کے ثبوت میں مندرجہ ذیل روایات ہیں:

۱۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''رجب، اور رمضان کے درمیان شعبان کا مہینہ ہے لوگ اس کی طرف سے غفلت کرتے ہیں حالانکہ اس ماہ میں بندوں کے اعمال رب العالمین کے حضور پیش کیے جاتے ہیں اس لئے میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال اللہ کے حضور میں اس طرح پیش ہوں کہ میرا روزہ ہو۔

۲-حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ’’رجب کا شرف اور فضیلت باقی مہینوں پر ایسی ہے جیسے دوسرے کلاموں پر قرآن مجید کی فضیلت اور تمام مہینوں پر شعبان کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام انبیاء پر میری فضیلت ہے اور دوسرے مہینوں پر رمضان کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام کائنات پر اللہ تعالیٰ کی فضیلت۔

۳-شب برأت کے متعلق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

’’اٹھو ماہ شعبان کی پندرہویں شب کو کیونکہ بالیقین یہ رات مبارک ہے اس میں رحمت الٰہی صبح تک آسمان دنیا پر جلوہ گر ہو کر صدا دیتی ہے کہ کہ ہے کوئی اس جنس کا خریدار جو دامن پھیلائے اور مرادوں سے بھر لے جائے-؟ جو ندامت کے آنسو بہائے اور صلہ میں گہر ہائے رحمت حاصل کرے؟ جو بیماری سے نجات کا طلب گار ہو تو شفایاب ہو؟ جو آسودہ حالی کا خواہش مند ہو وہ رزق کی کشادگی اور برکت سے سرفراز ہو‘‘

۴-ام المومنین حضرت ام سلمہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ:

’’ماہ مبارک رمضان المبارک کے علاوہ صرف شعبان کا مہینہ ایسا ہے کہ جس میں حضور اکرم ﷺ سب سے زیادہ عبادت کرتے تھے (اور روزے رکھتے تھے) لیکن اس کے اتباع کے لئے آپ

نے امت کو پابند نہیں کیا کہ کہیں یہ روزے فرض نہ ہو جائیں''

۵-ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

''ایک رات میری آنکھ کھلی تو میں نے آنحضرت سرکار دو عالم ﷺ کو بستر پر نہ پایا میں انہیں تلاش کرنے کے لئے باہر گئی میں نے دیکھا کہ آپ بقیع کے قبرستان میں موجود ہیں''

بعد میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل امین علیہ السلام آئے تھے اور انہوں نے کہا:

''آج نصف شعبان کی رات ہے اس میں قبرستان جا کر مردوں کے لئے دعائے مغفرت کرو''

یہ واقعہ ترمذی اور نسائی میں تحریر ہے اور اس حدیث میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کا یہ قول بھی ہے کہ اس شب اللہ تعالیٰ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کے شمار سے زیادہ مغفرت فرماتا ہے۔ بنی کلب عرب کا ایک مشہور قبیلہ تھا۔ جس کے پاس تمام قبائل سے زیادہ بکریوں اور بھیڑیوں کے بے شمار ریوڑ تھے، اول تو بکریوں کی بہتات، پھر ان کے بالوں کی کثرت ''اور ان سے بھی زیادہ'' کے الفاظ کا مطلب یہ ہوا کہ رحمت الٰہی اس شب کس قدر متوجہ اور جوش پر ہوتی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''نصف شعبان کی رات میں اللہ تعالیٰ قریب ترین آسمان کی طرف نزول (رحمت) فرماتا ہے اور مشرک، دل میں کینہ رکھنے والے اور رشتہ داریوں کو منقطع کرنے والے

اور بدکار عورت کے سوا تمام لوگوں کو بخش دیتا ہے''۔

۷-حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اے عائشہ کیا میں خدا کا شکر گذار بندہ نہ بنوں -؟ تمھیں معلوم ہے یہ رات کیسی ہے-؟ میں نے عرض کیا آپ فرمائیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا-''اس رات میں سال بھر میں پیدا ہونے والے بچوں کا نام لکھا جاتا ہے اور اسی طرح ہر مرنے والے کا نام بھی لکھا جاتا ہے اسی رات مخلوق کو رزق تقسیم ہوتا ہے، اسی رات ان کے اعمال وافعال اٹھائے جاتے ہیں'' ۔

۸-حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی روایت ہے کہ شعبان المعظم کی پندرھویں شب کو مسلمانوں کی ارواح مقدسہ اپنے گھروں کو واپس جاتی ہیں اور اپنے اپنے وارثوں سے مخاطب ہو کر کہتی ہیں کہ ہمارا کوئی ہے؟ جو ہمیں یاد کرے یا ہم پر رحم کھائے ہم آج کس قدر بے بسی اور بے کسی کی حالت میں اگر تم ہماری ناتوانی کو یاد کروتو دنیا کی تمام آرام وآسائش کو بھول جاؤ گے۔

تابعین کا عمل:

محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اپنی مستند تصنیف ''ماثبت من السنۃ'' (ص ۳۶۰) پر اللہ تبارک وتعالیٰ کے ان نیک بندوں کے عمل کو بھی نقل کیا ہے جنہوں نے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا دیدار کیا ہے اور ان کی صحبت سے فیض یاب ہوئے یعنی تابعین عظام ۔(رضی اللہ عنہم)

شیخ محقق علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں:

ترجمہ:

''تابعین میں سے حضرت خالد مکحول اور حضرت لقمان (رضی اللہ عنہما) شب برأت میں جاگ کر عبادت فرماتے تھے۔ اس شب یہ بزرگان کرام مسجد میں جمع ہو کر شب بیداری کرنے اور رات بھر عبادت اور ذکر الٰہی میں گذارتے۔ ان دونوں مذکورہ بزرگوں کا یہ حال تھا کہ وہ اس رات نہایت اہتمام سے عمدہ اور صاف لباس زیب تن کرتے، سرمہ لگاتے اور شب صبح تک عبادت الٰہی میں گذار دیتے''

حضرت شیخ مزید فرماتے ہیں کہ'' قاعدۂ کلیہ یہ ہے کہ جن احادیث سے کسی فعل کا جائز ہونا پایا جائے وہ فعل اللہ کی بارگاہ میں پسندیدہ ہوتا ہے''۔ ثابت ہوا کہ اس مبارک رات میں ذکر اذکار اور عبادت میں مشغولیت کے ساتھ شب بیداری کا عمل سید عالم ﷺ، صحابۂ کرام، تابعین، تبع تابعین اور صلحائے امت کا پسندیدہ عمل رہا ہے اور یہ قرآن وحدیث کی رو سے ثابت ہے۔ دوسرے یہ کہ جو حضرات اس شب میں عبادت کرنے کو حرام اور ناجائز کہتے ہیں وہ بھی سوچیں اور غور کریں کہ جو عمل خود سید عالم ﷺ سے ثابت ہو اور جس پر صحابہ کرام، تابعین اور صلحائے امت تواتر سے عمل کرتے چلے آرہے ہوں وہ کیسے ناجائز ہو سکتا ہے، کیا یہ اللہ کی عبادت اور ذکر سے مسلمانوں کو دور کرنے کی کوشش یا سازش نہیں ہے-؟ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ہدایت عطا فرمائے اور ہمیں صراط مستقیم پر گامزن رکھا (امین بجاہِ خاتم النبیین ﷺ)

سیدنا غوث اعظم عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا فرمان:

حضرت سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اس شب کے متعلق فرماتے ہیں:

''بہت سے کفن دھوئے ہوئے تیار رکھے ہوئے ہیں، لیکن کفن پہننے والے بازاروں میں گھومتے پھرتے رہتے ہیں (اپنی لاعلمی اور غفلت کی بدولت) بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کی قبریں کھدی ہوئی تیار ہوتی ہیں اور قبروں والے خوشی میں مگن غفلت میں پڑے ہوتے ہیں، بہت سے چہرے ہنستے ہوئے ہوتے ہیں حالانکہ ان کی ہلاکت کا وقت بہت قریب ہوتا ہے، بہت سے مکانوں کی تعمیر قریب تکمیل ہوتی ہے لیکن صاحب مکان کی موت قریب لگی ہوتی ہے، بہت سے بندے ثواب کے امیدوار ہوتے ہیں لیکن ناکامی اٹھانی پڑتی ہے، بہت سے لوگ جنت کا یقین رکھتے ہیں لیکن دوزخ کا سامنا کرنا پڑتا ہے، بہت سے بندوں کو وصل کا یقین ہوتا ہے لیکن فراق کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ بہت سے لوگ عطا کے امیدوار ہوتے ہیں اور مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بہت سے لوگ حکومت کی آس لگائے بیٹھے ہوتے ہیں اور انہیں ہلاکت سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اس لئے اس سے پہلے کہ یہ رات ہمیں آئندہ دیکھنا نصیب نہ ہو اللہ تعالیٰ سے اپنے

گناہوں کو مغفرت کروالیں‘‘۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

’’میں نے شعبان کو بہت ہی رحمت وعظمت اور فضیلت کا مہینہ پایا ہے۔ اس ماہ میں مردوں اور زندوں دونوں کیلئے رحمت و مغفرت اور اجر کی خوشخبری ہے۔ جو مسلمان اس شب برأت میں اپنے دنیاوی کاموں کو چھوڑ کر صدق دل سے توبہ کرے اور اپنے گناہوں پر شرمسار ہو تو اس کی مغفرت ہو جائے گی‘‘

اعمال شب برأت:

اعمال شب برأت کے کئی طریقے سلف صالحین سے منقول ہیں، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس شب:

۱-نفل نماز کی کثرت کی جائے، تلاوت قرآن پاک کا اہتمام کیا جائے،

۲-استغفار کی کثرت کی جائے، اپنے لئے، اپنے اہل وعیال، عزیز واقارب اور تمام مسلمانوں کیلئے دعا کی جائے،

۳-رسول اللہ ﷺ پر ماہِ شعبان میں عموماً اور شب برأت میں خصوصاً درود وسلام کی کثرت کی جائے اور اس کا خاص اہتمام کیا جائے،

۴-قبرستان جاکر اور گھر پر بھی اور مسجد میں اپنے وفات یافتہ حضرات کیلئے فاتحہ اور ایصال ثواب کا خاص اہتمام کیا جائے،

۵-بزرگوں کے مزارات پر فاتحہ اور حصول برکت کیلئے حاضری دی جائے،

(نوٹ: محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ والرضوان ''ماثبت من السنہ'' میں فرماتے ہیں کہ اس شب میں زیارت قبور کا ثبوت حضور اکرم ﷺ کے فعل مبارک سے ثابت ہے)

۶-غریب غرباء میں شیرینی اور طعام حسب استطاعت بہ نیت ایصال ثواب تقسیم کی جائے،

۷-اس مقدس شب کے اعمال شروع کرنے سے پہلے، حقوق العباد میں کوتاہیوں کی تلافی کی جائے۔ مسلمان ایک دوسرے سے صلح صفائی اور معافی کرلیں،

نفل نماز کا طریقہ:

اس شب مبارک میں سلف سے نماز نفل کے کئی طریقے منقول ہیں جن میں سے ایک صلوٰۃ الخیر ہے اس کا طریقہ اور ترتیب قارئین کرام کے افادے کیلئے پیش کیا جاتا ہے:

اس شب سو۱۰۰ رکعتیں پڑھی جائیں۔اس ترکیب سے کہ ہر رکعت میں دس۱۰ بار سورۂ اخلاص (قل ھواللہ) پڑھی جائے گویا تمام رکعتوں میں ایک ہزار بار پڑھی جائیگی۔ یہ نماز با جماعت یا انفرادی طور سے بھی پڑھی جاسکتی ہے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے اس نماز کی بڑی فضیلت مروی ہے اور انہوں نے تیس ۳۰ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے یہ طریقہ صلوٰۃ نقل کیا ہے۔بعض دیگر روایات میں گیارہ، گیارہ بار قل ھواللہ احد، دس رکعات کی ہر رکعت میں پڑھنے کا طریقہ بھی ملتا ہے۔

انتباہ:

شعبان کا مہینہ اور پندرھویں شعبان کی رات اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتِ رسول اکرم ﷺ کے لئے رحمت و مغفرت و نجات کا ایک انمول تحفہ ہے۔ ہمیں یہ بات ذہن نشیں کر لینی چاہیے کہ اس شب کو ہم لایعنی اور فضول باتوں میں گذار کر خدانخواستہ ضایع نہ کر دیں اور اللہ کے بے پایاں فضل و کرم کی بارش سے محروم رہ جائیں۔ آتش بازی اور دیگر بے جا رسموں میں اپنے پیسے اور اس مقدس اور متبرک شب کی قیمتی گھڑیوں کو ضایع نہ کیا جائے۔ حقوق العباد کی ادائیگی کی پابندی کی جائے اور اگر اس میں کوتاہیاں واقع ہوئی ہوں تو متاثرہ لوگوں سے معافی مانگ کر اور ان کا حق ادا کر کے اس کی تلافی کی جائے کیونکہ ایسے شخص کی عبادت اور صدقات شب برأت میں بھی قبول نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (امین)

اس شب میں درج ذیل اذکار بھی بڑی فضیلت آئی ہے:

(۱) اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی یا غَفُورُ یَا رَحِیمُ
بغیر شمار کے جتنی دیر چاہے پڑھے۔

(۲) لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِهَ الْکٰفِرُوْن
(متعدد بار بلاشمار اول آخر درود شریف کے ساتھ)

(۳) لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ الْعَلِیِ الْعَظِیْمِ
(غروب آفتاب کے وقت ۴۰ر بار اول آخر درود شریف ۱۰۰ر بار)

عالم اسلام میں مسلمانوں کی اکثریت اس شب میں میٹھی چیز پکا کر سید

عالم ﷺ کے وسیلہ سے اپنے مرحومین کو ایصال ثواب کر کے، اپنے اعزّہ واقرباء، دوست احباب میں تقسیم کرتے ہیں تو شرعاً اس میں بھی کوئی قباحت وممانعت نہیں کیونکہ ایصال ثواب قرآن عظیم وحدیث مبارکہ سے ثابت ہے۔ رہ گئی میٹھی چیز مثلاً حلوہ وغیرہ تو یہ سید عالم رحمت عالم ﷺ کی سنتِ مبارکہ ہے، چنانچہ کتب احادیث، بخاری، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، مسند امام احمد، دارمی وغیرہم میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک حدیث مبارکہ مروی ہے کہ:

قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحب الحلوا والعسل

''یعنی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ حلوا (میٹھی شے) اور شہد کو پسند فرماتے تھے''

معلوم ہوا کہ جو چیز اللہ کے محبوب رسول اللہ ﷺ کو پسند ہو وہ یقیناً مومن صادق کو بھی پسند ہوگی۔ لہذا جو حضرات شب برأت میں عامۃ المسلمین کی عبادات، ذکر اذکار، اوراد ووظائف، تسبیح وتہلیل، درود وسلام وغیرہ میں مشغولیت اور حلوہ شیرینی یا دیگر اشیاء خوردنی پکا کر ایصال ثواب کرنے اور اسے خود کھانے اور اپنے مسلمان رشتہ داروں اور احباب وغیرہ کو تحفۃً دینے پر اعتراض کرتے ہیں اور اس کا مذاق اڑاتے ہیں وہ ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ وہ کن معزز ومکرم اور عظیم ہستیوں کی پسند کا مذاق اڑا رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان نادانوں کو ہدایت عطا فرمائے۔ اور ہمیں اس شب میں عبادات وریاضات میں مشغول ہو کر اس کے فیوض وبرکات سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری

کی ایمان افروز، علمی و تحقیقی اور انقلابی نگارشات



























